20738 ـ نكاح متعہ اور اسے مباح كہنے والے رافضى شيعوں پر رد

سوال

كيا اسلام ميں كوئي مؤقت شادى كى اصطلاح پائي جاتى ہے ؟
ميرے ايك دوست نے پروفيسر ابوالقاسم جورجى كى كتاب پڑھى اوراس سے بہت ہى متاثر ہوا اوركہنے لگے كہ اگروہ شادى كرنا چاہتا ہے تو ان دونوں پر كوئي حرج نہيں كہ متعہ كرليں (اسلام ميں مؤقت شادى كے ليے ايک شرعى اصطلاح ہے)
مؤقت شادى كى تعريف يہ ہے كہ : جب كسى كوپسند لگے تواس كے ليے اس ميں كوئى حرج نہيں كہ وہ تھوڑى مدت كے ليے شادى كرلے ـ
تو كيا يہ ممكن ہے كہ آپ مجھے متعہ كے بارہ ميں مزيد معلومات ديں ، اور اس سوچ اور فكر پر كس فرقہ اورگروپ كا ايمان ہے ؟ گزارش ہے كہ قرآن وحديث كے دلائل كے ساتھ وضاحت كريں ـ

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

متعہ – يا مؤقت شادى – يہ ہے كہ كوئي شخص كسى عورت سے كچھ معين وقت كے ليے كچھ مال كے عوض شادى كرے ـ

شادى ميں اصل تويہ ہے كہ اس ميں استمرار اورہميشگى ہو ، اورمؤقت شادى ـ يعنى متعہ – شروع اسلام ميں مباح تھى ليكن بعد ميں اسے حرام كرديا گيا اورقيامت تک يہ حرام ہى رہے گى ـ

على رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ :

رسول اكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے نكاح متعہ اور گھريلو گدھے كے گوشت كوخيبر كے دور ميں منع فرمايا تھا ـ

اورايک وروايت ميں ہے كہ :

نبى صلى اللہ عليہ وسلم نے جنگ خيبر كے روز عورتوں سے متعہ كرنے اور گھريلو گدھے كے گوشت سے روک ديا ـ صحيح بخارى حديث نمبر (3979) صحيح مسلم حديث نمبر (1407) ـ

اورربیع بن سبرہ جھنی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے لوگو ! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی ، اوراب اللہ تعالی نے اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے ، اب جس کے بھی پاس ان میں سے کچھ ہو وہ انہیں چھوڑ دے اورجو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1407) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے تو شادی کو اپنی نشانی قرار دیا ہے جوغوروفکر اورتدبر کی دعوت دیتی ہے ، اوراللہ تعالی نے خاوند اوربیوی کے مابین مودت ومحبت اوررحمت پیدا کی ہے اورخاوند کے لیے بیوی کوسکون والی بنایا اوراولاد پیدا کرنے کی رغبت پیدا کی ہے ، اوراسی طرح عورت کے لیے عدت اوروراثت بھی مقرر فرمائي ہے ، لیکن یہ سب کچھ اس حرام متعہ میں نہیں پایا جاتا ۔

رافضیوں کے ہاں – یہ شیعہ ہی ہیں جومتعہ کے جواز کے قائل ہیں – متعہ کی جانے والی عورت نہ تو بیوی ہے اورنہ ہی لونڈی ، اوراللہ تعالی کا فرمان تو یہ ہے :

اورجولوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اورلونڈیوں کے یقینا یہ ملامتیوں میں سے نہیں ، جواس کے علاوہ کچھ اورچاہیں وہ ہی حد سے تجاوز کرنےوالے ہیں المؤمنون (5- 7)

رافضی شیعہ نے متعہ کی اباحت پر ایسے دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے کوئي دلیل بھی صحیح نہیں :

ا ۔ اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ ان کا مقرر کیاہوا مہر دے دو النساء (24) ۔

ان کا کہنا ہے کہ :

اس آیت میں متعہ کے مباح ہونے کی دلیل ہے ، اوراللہ تعالی کے فرمان ان کے مہر کو اللہ تعالی کے فرمان استمتعتم سے متعہ مراد لینے کا قرینہ بنایا ہے کہ یہاں سے مراد متعہ ہے ۔

رافضیوں پر رد :

اس کا رد یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے اس سے قبل آیت میں یہ ذکرکیا ہے کہ مرد پر کونسی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور اس آیت میں مرد کے نکاح کے لیے حلال عورتوں کا ذکر کیا اورشادی شدہ عورت کواس کا مہر دینے کا حکم دیا ہے ۔

اوراللہ تعالی نے شادی کی لذت کویہاں پر استمتاع سے تعبیر کیا ہے ، اور حدیث شریف میں بھی اسی طرح وارد ہے :

ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ بیٹھوگے ، اوراگر اس سے فائد لینے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے ، اوراس میں کچھ ٹیڑھا پن ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4889) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اوپر والی آیت میں اللہ تعالی نے مہر کو اجرت سے تعبیر کیا ہے یہاں سے وہ مال مراد نہیں جومتعہ کرنے والا متعہ کی جانے والی عورت کوعقد متعہ میں دیتا ہے ، کتاب اللہ میں ایک اورجگہ پر بھی مہر کو اجرت کہا گیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کردی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے
الاحزاب (50) ۔

تویہاں پر اللہ تعالی نے آتیت اجورھن کے الفاظ بولے ہیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ شیعہ جس آیت سے متعہ کا استدلال کررہے ہیں اس میں متعہ کی اباحت کی نہ توکوئي دلیل ہی ہے اورنہ ہی کوئي قرینہ ہی پایا جاتا ہے ۔

اوراگر بالفرض ہم یہ کہیں کہ آیت اباحت متعہ پردلالت کرتی ہے توہم یہ کہیں گےکہ یہ آیت منسوخ ہے جس کا ثبوت سنت صحیحہ میں موجود ہے کہ قیامت تک کے لیے متعہ حرام کردیا گیا ہے ۔

ب – ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام سے اس کے جائز ہونے کی روایت ملتی ہے اورخاص کر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ۔

اس کا رد یہ ہے کہ : رافضی و شیعہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اوران میں اتباع ھواء ہے ، وہ تو سب صحابہ کرام کو (نعوذ باللہ) کافر قرار دیتے ہیں ، اورپھر آپ دیکھیں کہ ان کے افعال سے استدلال بھی کرتے ہیں جیسا کہ یہاں اوراس کے علاوہ بھی کئي ایک مواقع پر کیا ہے ۔

اورجن سے متعہ کے جواز کا قول ملتاہے انہیں تحریم متعہ کی نص نہیں پہنچی اس لیے انہوں نے جواز کا قول کہا ، ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما کے اباحت معتہ کے قول پر صحابہ کرام نے تو رد بھی کیا ہے (جن میں علی بن ابی طالب ، اورعبداللہ بن زبیر رضي اللہ تعالی عنہم) شامل ہیں ۔

علی رضي اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں سنا کہ وہ عورتوں

سے متعہ کے بارہ میں نرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں توعلی رضي اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

اے ابن عباس ذرا ٹھرو بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گھریلو گدھوں سے روک دیا تھا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1407) ۔

آپ سےگزارش ہے کہ مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2377) اور (6595) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم .